عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

مارچ 2023

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

ماہنامہ تربیہ

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

مارچ 2023 شعبان-رمضان 1444ھ
Monthly e-Mag for lifelong learning & holistic development

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرت نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس و ٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

کیریئرکاؤنسلنگ : تعلیم وتربیت (Education)

تعلیم کوئی بھی ہو، اہم اور قابلِ احترام ہے مگر شعبہ تعلیم و تربیت سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس لیے کہ ماہرینِ تعلیم ہی بچوں اور بڑوں کی ذہنی و فکری تربیت کرتے ہیں۔ ان کی صلاحیتوں اور مہارتوں کی نشو و نما کرتے ہیں۔ ان کے طبعی میلان اور ذہنی رجحان کو سامنے لاتے ہیں اور ان میں وہ جذبہ پیدا کرتے ہیں جو انھیں منزل کو حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

تعلیم، علم حاصل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کا نام ہے۔ قدیم اور جدید دنیا میں تبدیلی کا سب سے مؤثر اور مضبوط ہتھیار ہے۔ یہ بھی سوشل سائینسز کی ایک شاخ ہے جو علم و آگاہی بڑھاتی اور جہالت کم کرتی ہے، تخلیقی سرگرمیوں کو فروغ دیتی ہے، نئی نسل کی ذہن سازی کرتے وقت تاریخی حقائق کو سامنے رکھتی ہے، سیاسی اور مذہبی اہداف کو ترجیح دیتی ہے، فلسفیانہ اور فکری اصولوں کو پیشِ نظر رکھتی ہے بالآخر 2/3 سال سے لے کر 20/22 سال تک کے بچوں کی ذہنی، معاشرتی اور نفسیاتی تربیت اس طرح کی جاتی ہے کہ فرد اور معاشرہ مطلوبہ انداز میں ڈھل جائے۔

شعبہ تعلیم و تربیت ہی کے ذریعے علم ایک نسل سے دوسری نسل منتقل ہوتا ہے۔ اقدار اور روایات کا تسلسل عملی تعلیم سے ممکن ہے۔ احساسات، خیالات اور اعمال تعلیم ہی سے سمت متعین کرتے ہیں۔ اچھے اور برے کی تمیز، صحیح اور غلط کا فرق اس سے واضح ہوتا ہے۔ ہمارے لیے ایک اہم بات یہ ہے کہ فرد اور معاشرہ تعلیم کی اہمیت کا کتنا احساس رکھتا ہے اور ضرورت محسوس کرتا ہے جب کہ صدیوں پہلے اللہ کے آخری نبی اور رسول حضرت محمد ﷺ نے ہر مسلمان مرد اور عورت پر تعلیم فرض کردی تھی

شعبہ تعلیم وتربیت میں بنیادی تقسیم

تعلیم و تربیت کے شعبے میں خدمات کے شعبوں کا جائزہ بے شمار راستے بتاتا ہے مگر طلبہ و طالبات کی ضرورت یہ ہے کہ انہیں قدم بقدم ترتیب سے واضح کیا جائے۔ اس شعبے میں آگے بڑھنے کے تین بنیادی راستے ہیں۔

١ تدریس

٢ تحقیق ونصاب سازی

٣ تعلیمی انتظامیہ

تعلیم وتربیت کے یہ تینوں راستے اپنی اپنی جگہ بہت اہم ہیں۔ پاکستان کا نظامِ تعلیم جس میں تحقیق اور نصاب سازی، تعلیمی انتظامیہ اور تدریس تینوں شامل ہیں، فکری افلاس اور عملی پستی کا شکار ہے۔ جس لارڈ میکالے نے یہ نظامِ تعلیم ہمیں دیا تھا اس کی یہ بات سچ ثابت ہوئی کہ "قوی امید ہے کہ ایک ایسا طبقہ پیدا ہوگا جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی مگر خیالات اور تمدن میں انگریز ہوگا۔"

ہم اس بات سے سمجھ سکتے ہیں کہ اس شعبے میں کس قدر ضرورت ہے کہ رسول ﷺ کی تعلیمات سے محبت کرنے والے اپنے صحیح خیالات وافکار کے ساتھ اس شعبے کو اختیار کریں تاکہ ہمارا معاشرہ دو رنگی سے بچ جائے، اخلاق و کردار کی عظمت تسلیم کرے اور امیر و غریب کی تفریق ختم ہو جائے۔

تعلیم و تربیت کا انتخاب کرنے والا ہر طالب علم اسلام، پاکستان اور اپنی خودی پر غیر متزلزل ایمان اور یقین کے ساتھ ملکی حالات، معاشرتی ضروریات، عالمی سیاسی داؤ پیچ، دوست اور دشمن کا فرق اور میڈیا کی حساس وخطرناک جنگ کے مکمل فہم کے ساتھ درسی کتاب لکھے یا کلاس میں تدریس کرے یا پھر انتظامی کرسی پر بیٹھے، تب ایک ایسی نسل تیار ہوگی جو پاکستانی لوگوں کو ایک قوم میں تبدیل کرے گی۔ پھر طلبہ و طالبات میں معلومات کی جگہ علم آجائے گا اور سنی سنائی یا رٹی رٹائی باتوں کی جگہ افکارِ تازہ ملیں گے نیز مقصد حیات سے بھی آگاہی حاصل ہوگی۔

یاد رہے یہ وہ شعبہ ہے جس کو اختیار کرنے والے انبیاء کے وارث کہلاتے ہیں۔ ایک جگہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "معلم کے لیے کائنات کی ہر شے دعائے خیر کرتی ہے"۔

امید ہے اس تحریر کے نتیجے میں آپ اس اہم ترین شعبہ کی اہمیت کو سمجھ چکے ہوں گے۔ اس کے ذیلی شعبہ جات کی تفصیلات آئندہ شماروں میں شامل کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سے وہ کام لے لے جس سے وہ راضی ہو جائے۔ آمین

مزمل شاہ
مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

القرآن

یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوۃ دیں گے، معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے

سورۃ الحج۔41

الحدیث

اے پروردگار! مدینہ کو ہمارے نزدیک محبوب بنا دے۔ جس طرح ہم مکہ سے محبت کرتے ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ محبت پیدا فرما۔

(بخاری۔1889)

طلباء کے لیے بین الاقوامی سرٹیفیکیشن!

ٹیکنالوجی طلباء کو آسانی سے رسائی کی معلومات، تیز رفتار سیکھنے، اور جو کچھ وہ سیکھتے ہیں اس پر عمل کرنے کے تفریحی مواقع فراہم کرتی ہے۔ یہ طلباء کو نئے مضامین کو دریافت کرنے اور مشکل تصورات کے بارے میں اپنی سمجھ کو گہرا کرنے کے قابل بناتی ہے، آج جب دنیا ہمارے چاروں طرف بدل رہی ہے، یہ تکنیکی مہارتوں کا حصول ہی ہے جو مواقع فراہم کرتا ہے اور تعلیم کا حصول ہی ہمیں یہ امید فراہم کرتا ہے کہ آنے والی ان عالمی تبدیلیوں، عالمی مسائل کے حل کرنے والوں کو کون سکھائے گا۔

یقیناً! یہ ہم کریں گے۔ ہم نے اپنے اساتذہ، تعلیمی نصاب و تربیت اور ٹیکنالوجی کے ماہرین کے ساتھ مل کر مستقبل کی قیادت کو تیار کرنے کا عہد کیا ہے۔ آج ہم ایک ایسے ہی ادارے کی بین الاقوامی سرٹیفیکیشن کی بات کرتے ہیں جو دنیا میں کلاس پنجم کے طلباء کو آفر کی جاتی ہے۔ پاکستان میں یہ آفر ہشتم کلاس تک ہوتی ہے۔

یہ کمیونٹی کے ایک عمل کے طور پر شروع ہونے والا کام ہے، جی ہم بات کر رہے ہیں سِسکو CISCO انٹرنیشنل اکیڈمی کی۔

1997میں سسکو نیٹ ورک نے ایک مقامی اسکول کو نیٹ ورکنگ کا کچھ سامان عطیہ کیا لیکن کسی استاد کو کوئی تربیت نہیں دی گئی جس کی وجہ سے تمام سامان غیر استعمال شدہ ہی رہا۔ لیکن یہ ابتدائی عطیہ ایک قیمتی بصیرت کا باعث بنا اور مستقبل میں تعلیم کے ساتھ مل کر ٹیکنالوجی واقعی طاقتور ہے، اس کا اندازہ ہوا۔ سسکو نیٹ ورکنگ اکیڈمی اسی دن پیدا ہوئی، جب انھوں نے اساتذہ کو ان کا نیٹ ورک بنانے کی تربیت دی۔ اسی طرح یہ ایک تحریک بن گئی۔

سسکو نیٹ ورکنگ اکیڈمی تیزی سے ایک اسکول سے بڑھ کر طلباء، معلمین، این جی اوز اور سسکو ملازمین کی ایک ہمیشہ پھیلتی ہوئی کمیونٹی بن گئی پاکستان سے ہر سال ایک لاکھ سے زائد طلباء اس پروگرام کا حصہ بنتے ہیں۔ اور آج یہ 190 ممالک میں پڑھایا جاتا ہے۔ طلباء اس کا دنیا بھر سے حصہ بنتے ہیں دنیا بھر میں کمیونٹیز اور معیشتوں کی تشکیل میں مدد کرتے ہیں۔ سسکو نے اب تک 17.5 ملین طلباء کی زندگیوں کو تبدیل کیا ہے اور سائبر سیکیورٹی ٹیلنٹ کی ایک پائپ لائن بنائی ہے جو اختراع کرنے اور مستقبل کی تشکیل کے لیے تیار ہے۔ 11800 اکیڈمیوں میں 29300 اساتذہ کے ساتھ شراکت میں آج کی دنیا کے لیے بہترین نصاب فراہم کرنے کے لیے پوری دنیا کے معلمین کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ 4.8 بلین ڈالر کی رقم سسکو نیٹ ورکنگ اکیڈمی نے طلباء، اسکولوں اور انسٹرکٹرز کے لیے وسائل اور معانت میں صَرف کیے ہیں۔

سسکو 1997 سے 17.5 ملین عالمی سیکھنے والوں کو بااختیار بنا رہے ہیں، مقصد اگلے 10 سالوں میں مزید 25 ملین لوگوں کو ڈیجیٹل مہارت کی تربیت فراہم کرنا ہے۔

شاکر اللہ شیر زادہ
ڈپٹی ڈائریکٹر IT ڈپارٹمنٹ

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے!

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔

آپ نے یہ جملہ بار ہا سنا ہو گا۔اس کا مطلب کیا ہے؟

اس جملے کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ عام طور پر ممالک ایک علاقے کے رہنے والے یا ایک نسل کے، ایک زبان بولنے والے افراد پر بنتے ہیں مگر پاکستان نظریہ پر بننے والا ملک ہے۔

بر صغیر پاک و ہند پر سمندر پار سے آنے والے انگریز قابض تھے۔ جنگ عظیم کے بعد عالمی حالات تبدیل ہوئے تو انگریز نے یہاں سے واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ اصولی طور پر حکومت ہندوستان کے باشندوں کو منتقل کی جاتی۔ ہندوستان میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بدھ، مختلف مذاہب کے افراد آباد تھے۔ اس وقت مسلمانوں کے رہنما قائد اعظم محمد علی جناح نے کہا، ہندوستان میں ایک نہیں دو قومیں آباد ہیں ایک مسلم اور دوسری غیر مسلم۔اس لیے مسلمانوں کا علیحدہ ملک بننا چاہیے جبکہ ہندو لیڈروں کا کہنا تھا کہ ہندوستان میں رہنے والے تمام افراد ایک قوم اور ہندوستانی ہیں۔

قائد اعظم کے مطالبے کو دو قومی نظریہ کا نام دیا گیا۔ یہ نظریہ اسلام کے اصولوں کے مطابق اور بر حق تھا۔ مولانا مودودیؒ نے مسئلہ قومیت کے عنوان سے مضامین لکھ کر اس کی وضاحت کی کہ مسلمان میں امت، علاقے یا نسل پر نہیں بلکہ نظریہ پر بنتی ہے۔ اسلام کو ماننے والا کسی بھی علاقے کا ہو، کوئی بھی زبان بولتا ہو وہ مسلمان قوم کا فرد ہے۔ اسی دو قومی نظریہ کی بنیاد پر 1940ء میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ ملک حاصل کرنے کی تحریک شروع کی گئی اور 'پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ' کا نعرہ مسلمانوں کی آواز بن گیا۔

آخر کار انگریزوں کو یہ مطالبہ ماننا پڑا اور 1947ء کو ہندوستان کی آزادی اور ایک نئے ملک پاکستان کے قیام عمل میں آیا۔

پاکستان نام کی کوئی مملکت اس سے پہلے موجود نہیں تھی۔ دنیا کے نقشے پر یہ ایک نئی مملکت وجود میں آئی تھی اور اس کے بننے کی وجہ اسلامی نظریہ تھا یعنی کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔

آج کی دنیا میں پاکستان اسلام کے نام پر بننے والا واحد ملک ہے۔ اس کی بنیاد اسلام پر ہے۔ اگر یہاں اسلام کو نظر انداز کیا گیا تو یہ اپنے وجود کا جواز کھو دے گا اور اس کے قائم رہنے کی کوئی وجہ نہیں رہے گی۔

پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی طرح اس کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اب ہم سب پاکستانیوں کا فرض ہے کہ یہاں اسلام کو نافذ کر کے پاکستان کو مثالی مملکت بنائیں۔

ثمینہ مرسلین R&D ڈپارٹمنٹ

سلسلہ: ہم سے پوچھیے

سوال۔

میرا بیٹا پری نرسری کا طالب علم ہے۔ وہ دوسروں کے سامنے بہت شرماتا ہے۔ اس کے اساتذہ نے بھی ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے۔ برائے مہربانی یہ بتایئے کہ ہم اس کا اعتماد کس طرح بحال کر سکتے ہیں۔

جواب۔

ہر بچے کی شخصیت اور مزاج مختلف ہوتے ہیں۔ بعض بچے گھل مل کر رہنا پسند کرتے ہیں اور بعض بچے خاموشی سے الگ رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے، کچھ والدین اس بات کی وجہ سے فکر مند رہتے ہیں کہ ان کے بچے دوسروں کے سامنے شرماتے ہیں ، بات نہیں کرتے، اسکول میں بھی الگ رہنا پسند کرتے ہیں اور کسی سرگرمی میں بھی حصہ نہیں لیتے۔ یہ ان کے عمومی رویے سے مختلف رویہ ہوتا ہے کیونکہ گھر میں، گھر والوں کے سامنے وہ پُر اعتماد انداز میں بات رہے ہوتے ہیں۔ شخصیت کے اعتبار سے بھی کچھ بچوں کا مزاج ایسا ہوتا ہے کہ وہ الگ رہنے میں زیادہ پُر سکون محسوس کرتے ہیں اور اسی طرح زیادہ بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ اس رویے کی وجہ سے بچوں کی سماجی زندگی یا اسکول میں پڑھائی وغیرہ پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہوتے ہیں یا جو وہ کرنا چاہتے ہیں، اس میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ تو اس کو بہتر بنانے کے لیے والدین کے لیے چند اہم باتوں کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے

(۱) ، بچوں کی socialization پر خاص توجہ دی جائے انہیں لوگوں سے خصوصی طور پر رشتہ داروں سے اور ان کے ہم عمر بچوں سے، ملنے کی ترغیب دی جائے۔ اس طرح کی سرگرمیوں میں ان کو شامل کیا جائے جن میں ٹیم بلڈنگ ہو یا دوسروں کے ساتھ گھلنا ملنا ہو۔

(۲) بچوں کو ڈانٹنے، بات بات پر ٹوکنے اور ڈرانے سے گریز کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے بچے اعتماد کھو دیتے ہیں۔

(۳) بچوں کے ساتھ اپنے تعلق کو بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کریں، ان کی سنیں ، انہیں اپنی رائے کا اظہار کرنے کا موقع دیں اور ان کو چھوٹے چھوٹے فیصلوں میں شامل رکھیں۔ اس سے یہ پُر اعتماد بنیں گے۔

(۴) موبائل اور ٹی وی کے استعمال کو کم سے کم تر رکھیں۔ جو بھی کارٹونز وغیرہ بچے دیکھ رہے ہوں والدین اس سے آگاہ رہیں کیونکہ اکثر کارٹونز میں اس طرح کا مواد دکھایا جا رہا ہوتا ہے جس سے بچے ڈر اور خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا غصیلے اور چڑچڑے ہو جاتے ہیں۔

(۵) بچوں کی حوصلہ افزائی کرنے کو اپنا معمول بنا لیں۔ اسکول کا کوئی کام ہو یا گھر میں کوئی کام کریں، چاہے ٹھیک طریقے سے کیا ہو یا نہیں، ان کے اس کام کو کرنے کو تسلیم کریں۔

(۶) اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بچوں کی شکل صورت، قد، وزن اور عادات وغیرہ کو لے کر بڑے آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ اس قسم کی منفی گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس طرح کی باتیں ان کے اعتماد کو سخت ٹھیس پہنچاتی ہیں۔

(۷) بچوں کو self-expression کے مختلف مواقع فراہم کریں۔ رنگ بھرنے اور پینٹنگ کرنے، جیسی سرگرمیوں اور مختلف کھیلوں سے بھی لاشعوری طور پر بچے اظہار کر رہے ہوتے ہیں جو ان کی ذہنی صحت کے لیے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

امید ہے کہ یہ تجاویز آپ کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں گی۔ یہ یاد رہے کہ رویے اور عادات بدلنے میں وقت لگتا ہے۔

تحمل، مستقل مزاجی اور دعا سے ان شاء اللہ مثبت تبدیلی آئے گی۔

آمنہ کامران
مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں !!

ہم لارہے ہیں آپ کے لیے۔۔۔

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے **تربیہ ای میگزین** میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔

آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge Related to career opportunities, different professions and degrees,

Any word of advice for your juniors

Your achievement , Success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

UPSS
Shaping the leaders of Ummah

Department of
Mentoring & Counselling
Usman Public School System

E-mail your write ups at
mcd@usman.edu.pk

usman.edu.pk | usmanpublicschoolsystem | @UsmanSchool